

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مَحَلَّاتُ وَنَصَلِی

(امیرالدولہ بہادر کی بہر اولاد جائز تھی)

سب سے پہلے یہ بات ظاہر کرنی ضروری ہے کہ نواب امیرالدولہ بہادر مجاہد اعظم کی زندگی توپلوں اور بندوقوں کی آتشیں فضا اور تلواروں کی جھنکار میں بسر ہوئی۔ ان کے محلات اور اولاد قلعہ شیرگڑھ میں رہتے تھے اور ارضِ برِ اعظم ہندوستان انکی جولانگاہ تھی۔ انہیں عیش و عشرت اور اطمینان کا کوئی ایسا موقع نہ ملا جو وہ مطمئن زندگی قصود و ایوانہائے شاہی میں یا پیری جمالوں کی صحبت میں گزارتے۔

ایک وہ شخص جس کی زندگی اس طرح جنگ و جدل میں گزر رہی ہو وہ خدا اور رسول کے خوف اور ان کے احکام سے غفلت نہیں کر سکتا۔ وہ کسی زنا اور شرانجیزی کو اپنا شعار نہیں بنا سکتا۔ اسلئے ان کی کسی اولاد کے لئے ایذا بالذیہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ غیر منکوحہ عورت سے تھی۔ وہ تو بڑی بزرگ اور منتخب برگزیدہ، ہستی تھی لیکن اس کے بعد ابتداء سے غلیلی میں نواب غلیلی نصاب بہادر کی بھی ناجائز اولاد نہ تھی جوں جوں نوجوان فرمانروا عیش و عشرت اور قیود نسل و نکاح سے آزاد ہوتا گیا۔

۱. کو اپنی نسل میں شجاعت قائم رہنے کا خیال فطری تھا۔ اور ہونا چاہیے تھے۔ انکی پرورش افغان ماں باپ کی آغوش میں ہوئی تھی اور انکا

مشغلہ شمشیر زنی اور نیزہ زنی تھا۔ اسلئے انھوں نے اس امر کا کافی لحاظ رکھا کہ لیست اقوام عوارات ان کے شہستان شاہی میں داخل نہ ہوں۔

جب ہم ٹونک کے خاندان پر ایک غائر نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں نواب محمد علی خاں صاحب بہادر تک نسل و نجابت اور نکاح شہری کا کافی لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور محمد علی خاں صاحب بہادر کی اولاد تمام بہترین نسل کی عوارات سے منکوحہ اولاد میں ہیں۔ نواب محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر نے البتہ اس امتیاز نجابت و نکاح کو اٹھا دیا تھا۔ اور خاندان امیر میں لیست اقوام کا داخلہ اور غیر منکوحہ اولاد کی کثرت اسی عہد خلیسی سے شروع ہوتی ہے جس نے عام طور پر انٹاس علی دین ملو کم کے مصداق خاندان سے امتیاز نسل و نکاح اڑا کر و نسل جو ہر شرافت جو نواب محمد علی خان صاحب بہادر اور ان کے خاندان میں ورثیت چلا آتا تھا۔ فنا کر دیا۔

جب جامع مسجد ٹونک کی بنیاد قائم ہوئی اور سنگ بنیاد رکھا جانے لگا تو نواب امیر الدولہ بہادر نے تمام شرفاء علما اور صلحائے شہر کو اس جگہ جمع کر کے فرمایا: ”زنا تو بڑا بڑا ہے جس شخص نے کسی نا محرم عورت پر بڑی نظر ڈالی ہو وہ سب سے پہلے اپنے ہاتھ سے سنگ بنیاد اس مسجد رکھے۔“

یہ سن کر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ سب سکوت میں رہ گئے کافی انتظار کے بعد بڑھ کر کہا: ”الحمد للہ ان دونوں باتوں پر ناز ہے یہ کہہ کر۔“ بنیاد قائم کر دیا۔

نواب وزیرالدولہ بہادران کی زیر تربیت رہے اور غیرت دار باپ کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے وہ تمام خوبیاں وراثتاً جو نواب امیرالدولہ بہادر میں تھیں ان کو دستِ لابیہ۔ ان کی زندگی اس طرح گزری کہ خادمان خاص نے بھی نواب صاحب کو محل میں جاتے اور برآمد ہوتے نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ نواب صاحب محل میں رونق افروز تھے۔ بیکایک ان کے روبرو چند جوان لڑکیاں سفید چادروں میں لپٹی ہوئیں پیش پیش نظر اونچی تھی نیچی ہو گئی۔ اور فرمایا آج یہ کون بے ادب نادان فز لرج عورات بے غیرت و بے شرم تھیں جو اللہ کی نیت از سے بے تکلف ہمارے سامنے آگئیں۔ اور بیگم صاحب آپ نے بھی اس امر کو جائز نہ کہا۔ بیگم صاحب نے مسکرا کر فرمایا یہ تو بھاری لڑکیاں ہیں میں نے قصداً بلوا کر دکھایا ہے۔ اب یہ جوان ہو گئیں۔ ان کی شادی کب کرو گے؟ ” اُف وہ یہ ہماری لڑکیاں ہیں۔ آج ہی ان سب کا عقد ہے۔ ” چنانچہ اسی روز شرفائے نکاح کرا دئے گئے۔ نواب وزیرالدولہ بہادر کی یہ غیرت کا عالم تھا کہ زیر ناز بھڑا ہوا تو بھڑا کر کو نہیں دیکھایا۔ اور خود اُس ترے سے چیر ڈالا۔ جس باپ کا ایسا بیٹا ہو وہ کیونکر فحش کارانہ بے غیرتی رکھے گا۔ یہ مجھے یوں کہنا پڑا کہ جب نواب ابراہیم علی خاں صاحب بہادر کی جائزہ اولاد کی کثرت ہوئی تو خاندانِ حبشیات کو ضبط کر بھی ضرورت ہوئی۔ سب سے ”ادہ میر خان صاحب کے ورثہ کے الاؤنس کو یہ اس الزام ضبط کیا کہ صاحبزادہ اب امیرالدولہ کی ناجائز اولاد یعنی غیر منکوحہ عورت سے تھے۔

ستی پیر جس کی مختصر حالات زندگی پیش کئے گئے۔ جو علاوہ

مقتدر مجاہد ہونیکے جد اجد بھی تھا۔ کتنا غلطیے بنیاد اور ذلیل الزام لگایا ہے۔ جس کا ثبوت تک نہیں مل سکا۔ نہ مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ نواب ابراہیم علیخاں صاحب کو معاف کرے اور اسکا مواخذہ فرماتے۔

نواب ابراہیم علیخان نصاحب بہادر نے تمام زندگی عیش و عشرت میں گزاری اور بے قید و مرشد ہے۔ اس وجہ سے ہمیں انکی جائز اور نجیب الطرفین اولاد کو ملحوظ ابراہیمی سے چھانٹ کر علیحدہ نکالنا پڑا۔

## نواب ابراہیم علیخان نصاحب در کی پہلی شادی اور دوسری !

سب سے پہلے نواب محمد علیخان نصاحب بہادر خلد اشیاں نے نواب صاحب موصو القصد کا عقد بدرجہاں بیگم صاحبہ سے کرایا جو نجیب الطرفین پٹھانی اور انکے دور کے متعلقین تھیں۔ ان سے ایک لڑکی اختر النساء بیگم ہوئیں جنکی شادی جناب صاحبزادہ محمد ایاس خان نصاحب بہادر ہوئی ہم نے یہ الزام کیا ہے کہ نواب ابراہیم علیخان نصاحب بہادر کی نجیب الطرفین لڑکی کی شادی جس شاخ خاندان میں ہوئی ہے اگر وہ خود بھی نجیب الطرفین شاخ امیری متعلق ہے تو اس کا سلسلہ نسب بھی دیں لکھ دیا ہے۔ ورنہ شوہر کے نام لکھ دینے پر اکتفا کی ہے اختر النساء بیگم کی شادی جناب صاحبزادہ محمد ایاس خان نصاحب بہادر سے ہوئی جن کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔

نواب امیر الدولہ بہادر نواب وزیر الدولہ بہادر نواب محمد علیخان نصاحب بہادر

صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر۔ (انکی شادی اقبال زمانی بیگم صاحبہ (پٹھانی) سے ہوئی۔)

صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب بہادر۔

اختر النساء بیگم صاحبہ لاؤلفوت ہوئیں۔ دوسری شادی نواب متین خان صاحب ساکن جے پور کی ہمیشہ کلاں نواب خاتون بیگم سے ہوئی اور بوجہ غیر دلچسپی انہیں طلاق دیدی گئی لیکن انکی اعزازی حیثیت تاحین حیات برقرار رہی یہ بیگم بھی لاؤلفوت ہوئیں۔

(ملکہ عالیہ نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ فردوس مکانی)

تیسری شادی نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر کی لاڈلی بیگم صاحبہ سے ہوئی اس عالی قسمت والا شہزاد بیگم کے مفصل حالات ہمیں شرح و بسط کے ساتھ تحریر کرتے ہیں کیونکہ اس بیگم کا ٹونک کی تاریخیں وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جو تاریخ ہندوستان میں ملکہ نورجہاں بیگم کا۔ لاڈلی بیگم صاحبہ رامپور کی پٹھانی تھیں انکی والدہ ماجدہ امراؤہ خانم رامپور سے آکر بدرجہاں بیگم صاحبہ کے محل میں بزم مصاحبان خاص ملازم ہوئیں۔ جو لوگ حالات محلات شاہی سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ بیگمات شاہی کی ہم جلسیں و ہم صحبت عام ملازمت نہیں ہوتیں۔ امراؤ بیگم کے سپرد گوشہ خانہ کر دیا گیا تھا اور بیگم صاحبہ کی پوشاک کی دیکھ بھال انکے اسخ میں تھی۔ اس وجہ سے بعض لوگ انہیں متعلانی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ امراؤ خانہ بھی یہ عزت ملازمت اختیار کی۔ انہیں کے ساتھ انکی لڑکی لاؤہ خانم بھی تھی

جو جوانی کے ابتدائی مدارج میں گامزن تھی۔

جب لاڈو خانم کی عمر ۹ سال کی تھی اسکا عقد مسمیٰ عبدالحکیم خاں رامپوری سے ہو گیا تھا۔ چونکہ لڑکی نابالغ تھی اور والد کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ جانے کی وجہ سے امراؤ خانم اسکی شادی کرنے سے سختی تھی اسلئے ٹونک آکر اسے ملازمت کرنی پڑی۔ تاکہ وہ بغیر امداد اعزاء اپنی دو شیزہ ناکتہ لڑکی کی شادی کر دے۔

جب کوئی رنگین گل چمن میں کھلتا ہے تو باغبان اور لبیل کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ جب چاند آسمان پر چمکتا ہے تو اس کی روشنی سے تمام فضا منور ہو جاتی ہے اسوقت لاڈو خانم کی آغاز جوانی کے ساتھ حسن جہا سوز کی ضیا رہبر آسا قلندہ کی کو منور کئے تھی کیونکہ ٹونک تھا کہ نواب ابراہیم علیخان صاحب بہادر تک اس حسن کے چہرے نہ پہنچ جاتے۔ چنانچہ یہ خبر میوہ بچتے ہی کہ حسن درخانہ و ماگیر و جہاں مسگر و بیگم نواب صاحب امراؤ بیگم کے پاس پیام شادی پہنچا ہی دیا چہرہ جہاں بیگم صاحبہ کی نظریں یہ گل مدت سے خار کی طرح کھٹک رہا تھا اور اس وجہ سے انہوں نے حتی المقدور اس آفتاب تاباں کو سات پردوں میں چھپا کر رکھنے کی کوشش کی تھی۔

امراؤ خانم کے پاس جیسے ہی یہ پیام پہنچا وہ گھبرا گئیں اور یہ مشورہ بدرجہاں بیگم صاحبہ لاڈو خانم کے خاوند کو رامپور سے اس غرض سے طلب کیا کہ اس کے آتے ہی لاڈو خانم کو اس کے حوالے کر دیا جائے۔ چنانچہ اطلاع پہنچتے ہی عبدالحکیم خاں شوہر لاڈو خانم ٹونک آگیا۔

خطا تقدیر کو کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ تقدیر کے آگے ہر تدبیر کو فنا کا میاب ہوتے دیکھا ہے۔ مشیت الہی کے خلاف بدرجہاں بیگم نور امر او خانم کی جدوجہد کیونکر کامیاب ہو سکتی تھی۔ نورجہاں جھگڑ میں پیدا ہوئی جھگڑ میں چھوڑی گئی۔ لیکن محلات شاہی میں پرورش پائی شیراز گلن خاں سے نکاح کر دیا گیا۔ لیکن ملکہ ہند ہو کر رہی۔ اکبر جیسے شہنشاہ عظم کی تمام تدابیر کو۔ شکست کھانی پڑی۔ وہی حال بالکل قریب قریب لاڈو خانم کا تھا۔

نواب ابراہیم علیخان صاحب بہادر نے جیسے ہی یہ سنا کہ عبدالحکیم خاں اس غرض سے طلب کیا گیا ہے کہ لاڈو خانم کی شادی کر کے وہ قلعہ معلیٰ سے رخصت کر دی جائے اور اس میں زبردست ہاتھ بدرجہاں بیگم کا ہے۔ نواب صاحب نے قبل اسکے کہ وہ اپنی خوشنماہن سے جا کر ملے۔ اسے روپیہ اسکی منہ مانگی رقم دے کر طلاق نامہ حاصل کر لیا۔ جو دفتر شہادت میں لرا۔ اور وہ امر او خانم کے پاس قلعہ معلیٰ بھیج دیا گیا۔ اس کا رروائی سے بدرجہاں بیگم کا غصہ بھڑک اٹھا اور اب نکاح اول کے عذر کے بعد امر او خانم کے لئے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہ رہی تھی۔

لہذا لاڈو خانم ملکہ عالیہ نواب فردوس زبانی بیگم کے لقب سے ملقب ہو کر پہلو نشین نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر بنیں۔

ایک روز تمام متعلقین نواب فردوس زبانی بیگم صاحبہ اسکے پاس بیٹھے تھے اور نواب صاحبہ بھی تھے بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ نواب صاحبہ آج میں اپنے بیٹیوں بیٹوں پوتوں۔ اور نواسوں کے رو بہ خواہ سوقت سب ماشاء اللہ موجود ہیں تم سے چند سوالات کرتی ہوں اور ان کے

جوابات تمہیں معقولیت سے کہہ دیئے ہونگے۔ مذاق بکا یہ وقت نہیں ہے میں چاہتی ہوں اپنی ازہ تمہاری زندگی میں ان لوگوں کے خیالات اپنی جانب سے درست کر دوں۔ دنیا میں دوست بنا بھی ہوتے ہیں دشمن بھی۔ ممکن ہے ہمارے بعد ہمارے متعلق ایسی باتیں ملائی جائیں جن سے ان لوگوں کو غیرت آئے۔ اور شرمندگی ہو۔ کہو معقولیت سے جواب دو گے؟

یہ کہہ کر انہوں نے قرآن پاک نواب صاحب کے روبرو منگو کر رکھ دیا اور کہا جو جواب قرآن شریف پر ماتھ رکھ کر دینا۔ ”بتاؤ نکاح سے پہلے کبھی تم نے مجھے دیکھا۔ یا میری آمد تمہاری کبھی آشنائی رہی؟“ نواب صاحب نے قرآن شریف پر ماتھ رکھ کر فرمایا۔ میں نے نکاح کے بعد تمہیں دیکھا۔ کبھی اس سے قبل نہ بے پردہ دیکھا۔ نہ خدا خواستہ کوئی ناجائز تعلق رہا۔

اب وہ ہماری طرف ملیں۔ اور کہا: ”بہنو! اگر کبھی یہ گمان بھی کیا کہ ہماری ماں۔ ہماری دادی۔ یا ہماری نانی نے نواب ابراہیم علیخاں سے آشنائی کر کے نکاح کیا۔ میری ماں کی ہرگز خوشی نہ تھی کہ نواب صاحب میرا نکاح ہو۔ مگر یہ سب تمہارے باپ دادا اور نانا کی فتنہ پر داری اور کوشش سے ہوا۔ حسن لیا تم نے۔ میں خدا کا شکر ہے باعصمت نواب صاحب کے پاس پہنچی ہوں۔

ملکہ عالیہ نواب فردوس زماں بیگم صاحبہ کی اولادیں یوں تو بہت ہوئیں۔ لیکن جو زرخیز رہ کر صاحب اولاد ہوئیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔



ابراہیم النسا بیگم - احمہ النسا بیگم - حمزہ النسا بیگم - جناب صاحبزادہ عبد الحفیظ خان صاحب  
بہادر ولیعہد ریاست - جناب نواب سعادت علی خان صاحب بہادر صولت جنگ -  
جناب صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب بہادر ولیعہد نواب سعادت علی خان صاحب بہادر  
رشید النسا بیگم عرف ٹوٹیا بیگم -

نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ نے اپنی لڑکیاں جن شاہنائے خاندان امیر ہیں  
بیابیں نجابت خاندانی کا اسی طرح لحاظ رکھا۔ انکی لڑکیاں محسوط النسل اہل خاندان کو  
نہیں دی گئیں۔ اسی طرح انہوں نے جب قدر اپنے لڑکوں کے لئے لڑکیاں لیں وہ بھی بہ لحاظ  
نجابت لیں۔ اب میں بتاؤں گا کہ ان کی صاحبزادیاں اور صاحبزادے کہاں کہاں بیابے گئے  
اور انکی کس قدر اولادیں ہوئیں۔ اسی سلسلہ میں بیشتر حصہ خاندان کی ان شاخوں کا بھی  
بیان ہو جائیگا۔ جو موجودہ زمانہ تک اپنی نسلی اعتبار سے مخلوط نہیں ہوئیں ہیں۔

(۱) ابراہیم النسا بیگم صاحبہ - جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب بہادر کو بیابے لگیں  
صاحبزادہ صاحب کا سلسلہ نجابت حسب ذیل ہے -

جناب نواب امیرالہ دار بہادر - جناب صاحبزادہ محمد جمال خان صاحب بہادر  
(خان صاحب محمد زماں بہادر کی دختر امتیاز بیگم صاحبہ سے عقد ہوا) جناب صاحبزادہ  
محمد عنایت اللہ خان صاحب بہادر (ہمیشہ حقیقی نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر  
رقیبہ بیگم صاحبہ سے عقد ہوا) جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب بہادر  
ابراہیم النسا بیگم صاحبہ - ابراہیم النسا بیگم صاحبہ کی اولادیں حسب ذیل ہیں -

جناب صاحبزادہ محمد متین اللہ خان صاحب - جناب صاحبزادہ مستفید اللہ خان صاحب  
 جناب صاحبزادہ اکتفا اللہ خان صاحب بہادر - صاحبزادہ رشد اللہ خان صاحب -  
 جناب صاحبزادہ سماعت اللہ خان صاحب - جناب صاحبزادہ ضیاء اللہ خان صاحب  
 بتول بیگم - افتخار النساء بیگم مرحومہ -

۱) اولاد صاحبزادہ متین اللہ خان صاحب مصنف بستان امیری حسب ذیل ہیں از بطن  
 اقیانہ بیگم اندوری جو فائدہ ان یوسف زئی سے تھیں -

۱۔ صاحبزادہ امین اللہ خان ادیب - (۲) صاحبزادہ معین اللہ خان (۳) انوار النساء بیگم  
 از بطن فیاض النساء بیگم اندوری ہمیشہ خورد اقیانہ بیگم مرحومہ مندرجہ ذیل اولاد ہوئی -  
 (۴) صاحبزادہ محمد خان - (۵) صاحبزادہ سعید احمد خان (۶) صاحبزادہ فرید احمد خان  
 (۷) صاحبزادہ جمیل احمد خان - (۸) صاحبزادہ جلیل احمد خان - (۹) فخر النساء بیگم - و  
 (۱۰) نزہت آرا بیگم -

(۲) اولاد صاحبزادہ مستفید اللہ خان صاحب - از بطن فریدہ النساء بیگم دختر نواب سعاد  
 علی خان صاحب بہادر مرحوم - مستفیدہ النساء بیگم -

(۳) صاحبزادہ اکتفا اللہ خان صاحب ہنوز لاول ہیں -

(۴) صاحبزادہ رشد اللہ خان از بطن ملکہ بانو بیگم بنت صاحبزادہ عبدالوحید خان صاحب بہادر  
 صاحبزادہ ارشد اللہ خان - صاحبزادہ ارشاد اللہ خان - ارشاد النساء بیگم -  
 قدسیہ بانو بیگم - خورشید بانو بیگم -

(۵) صاحبزادہ سماعت اللہ خان صاحب - از بطن عصمت النساء بیگم بنت صاحبزادہ احمد خان صاحب - صاحبزادہ نقی اللہ خان - صاحبزادہ رضا اللہ خان -  
 رفعت النساء بیگم - از بطن حمید النساء بیگم بنت بھوراخان صاحب مرحوم از نسل  
 میر عالم خان صاحب -

صاحبزادہ محمد طاہر خان - صاحبزادہ محمد شاہد خان -  
 صاحبزادہ ضیاء اللہ خان کی اولاد از بطن خاتون بیگم بنت صاحبزادہ عبدالواسع  
 خان صاحب مرحوم - صاحبزادہ محمد خان - و ضیاء النساء بیگم -  
 اولاد بشول بیگم از صلب صاحبزادہ عطاء اللہ خان صاحب مرحوم -  
 صاحبزادہ شکور اللہ خان - صاحبزادہ تحسین اللہ خان - صاحبزادہ منظور اللہ خان -  
 خلیل النساء بیگم - مشتاق النساء بیگم - اقبال النساء بیگم - شوکت النساء بیگم  
 قیصر النساء بیگم -

افتخار النساء بیگم اولد مرین - مصطفیٰ خان ٹھکانیہ از رنجیدہ کوٹہ سے بیابا ہی گئی تھیں  
 (۶) احمد النساء بیگم صاحبہ - صاحبزادہ عبد اللطیف خان صاحب بیابا ہی گئیں - ان کا  
 سلسلہ نسب نجابت حسب ذیل ہے :-

جناب نواب امیر الدولہ بہادر - جناب وزیر الدولہ بہادر - صاحبزادہ عبد اللہ خان  
 صاحب بہادر - جناب صاحبزادہ عبد اللہ خان صاحب بہادر نائب الریاست  
 جناب صاحبزادہ عبد اللطیف خان صاحب بہادر (صاحبزادہ عبد اللطیف خان صاحب

۱۲  
 از بطن بنیادی بیگم صاحبہ دختر صاحبزادہ جمال خانصاحب بہادر تھے۔ ان کی دوبارہ شادی  
 بعد انتقال شوہر اول ان کے بڑے بھائی جناب صاحبزادہ عبدالعلیم خانصاحب بہادر ہوئی  
 جو دوسری والدہ سے بیگم اختر النساء بیگم صاحبہ لاؤلہ تھیں۔

(۳) حمزۃ النساء بیگم صاحبہ کا عقد جناب صاحبزادہ عبدالوحید خانصاحب بہادر سے  
 ہوا جن کا سلسلہ نسب نجابت حسب ذیل ہے۔

نواب امیر الدولہ۔ نواب وزیر الدولہ بہادر۔ نواب محمد علی خانصاحب بہادر جناب  
 صاحبزادہ عبدالنواب خانصاحب بہادر مرحوم۔ (صاحبزادہ عبدالنواب خانصاحب۔ بک اول)  
 خانہ قمر النساء بیگم بنت صاحبزادہ فقیر احمد یار خاں صاحب بہادر تھیں) جناب صاحبزادہ  
 عبدالوحید خانصاحب ان کی اولاد حسب ذیل ہے۔

صاحبزادہ عبدالعزیز خانصاحب۔ صاحبزادہ عبدالسلام خانصاحب۔ بلکہ بانو بیگم  
 عزیز النساء بیگم۔ وحید النساء بیگم۔

صاحبزادہ عبدالعزیز خانصاحب کی اولاد از بطن حمید النساء بیگم دختر جناب صاحبزادہ  
 عبدالحمید خانصاحب مرحوم) صاحبزادہ عبدالودود خاں۔ صاحبزادہ عبدالرافع خاں۔  
 صاحبزادہ عبدالقادر خاں۔ صاحبزادہ عبدالحمید خاں۔ اختر النساء بیگم  
 صاحبزادہ عبدالسلام خانصاحب کی اولاد از بطن صاحبہ بیگم بنت صاحبزادہ عبدالصیر  
 خانصاحب (۱) صاحبزادہ عبدالخالق خاں (۲) صاحبزادہ نصر اللہ خاں (۳) صاحبزادہ  
 امان اللہ خاں (۴) صاحبزادہ محمد جاوید خاں (۵) صاحبہ فرحت بیگم۔

۱ اولاد عزیز النساء بیگم از صاحب صاحبزادہ عبد النافع نین دختران اور ایک لڑکا  
 ۲ اولاد وحید النساء بیگم از صاحبزادہ حلیل اللہ خاں خلف جناب صاحبزادہ عبد الصمد  
 خان صاحب مرحوم۔

(۱) صاحبزادہ محمد علی خاں (۲) جمیل اللہ خاں۔ (۳) فرید اللہ خاں۔ (۴) انوار اللہ خاں۔  
 (۵) صمد احمد خاں ۶ احسان محمد خاں۔ (۷) رفیق النساء بیگم۔ (۸) شفیق النساء بیگم۔  
 (۹) روشن جہاں بیگم۔ (۱۰) نعیم النساء بیگم۔  
 ۱ اولاد جناب صاحبزادہ عبد الحفیظ خان صاحب بہادر ولیعہد از بطن اکرام النساء بیگم بنت  
 جناب صاحبزادہ محمد اسحق خاں صاحب مرحوم۔ صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب کا شجرہ  
 حسب ذیل ہے۔

نواب امیر الدولہ۔ وزیر الدولہ۔ محمد علی خان صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب  
 بہادر جسکی عقد میں ایک نجیب الطرفین بیگم زبانی بیگم صاحبہ آئیں۔  
 جناب صاحبزادہ متین الدین خان صاحب۔ اجمل النساء بیگم۔  
 صاحبزادہ متعین الدین خان صاحب کی اولاد از بطن انوار النساء بیگم دختر جناب صاحبزادہ  
 عبدالشکور خان صاحب بہادر حسب ذیل ہے  
 صاحبزادہ مختار الدین خاں۔ نور النساء بیگم۔ اور از بطن سردار جہاں بیگم بنت صاحبزادہ سردار  
 محمد خان صاحب بہادر ایک بچہ صاحبزادہ امین الدین خاں ہوا ہے۔  
 ۱ اولاد جمیل النساء بیگم از صلب صاحبزادہ عبد البصیر خان صاحب

- ۱- صاحبزادہ عبدالصمد خاں (۲) صاحبزادہ عبدالقدوس خاں (۳) صاحبزادہ عبدالعزیز خاں (۴) صاحبزادہ عبدالغفور خاں (۵) اختر النساء بیگم (۶) فخر النساء بیگم (۷) اشرف النساء بیگم (۸) صیفورہ بیگم (۹) بلقیس بیگم

اولاد نواب سعادت علی خان صاحب از بطن جلیل الزمانی بیگم صاحبہ دختر صاحبزادہ محمد ساجد خان صاحب (شجرہ نسب صاحبزادہ صاحب کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲۱) الخانہ صاحبزادہ عبدالحفیظ خان صاحب بہادر مرحوم

- ۱- جمیل النساء بیگم - ۲- فریدہ النساء بیگم - ۳- حمیدہ النساء بیگم - ۴- زاکرہ النساء بیگم - جمیلہ النساء بیگم کی اولاد از صلب صاحبزادہ ضفر الدین خاں (بہشتی زادہ نواب ابراہیم علی خان صاحب مرحوم) مسماء کافیہ بیگم صاحبہ مرحوم

- (۱) صاحبزادہ وزیر الدین خاں (۲) صاحبزادہ محمد غیاث الدین (۳) صاحبزادہ محمد فیاض خاں (۴) صاحبزادہ رفیع الدین خاں (۵) صدیقہ بیگم - قدسیہ بیگم (۶) عاشیہ بیگم کافیہ بیگم فریدہ النساء بیگم کی اولاد از صلب صاحبزادہ مستفید الدین خاں (دیکھو صفحہ ۱۱۱) اولاد صاحبزادہ مستفید الدین خاں

- زاکرہ النساء بیگم کی اولاد از صلب صاحبزادہ محمد دین خاں صاحب - صاحبزادہ ابراہیم خاں - صاحبزادہ اسماعیل خاں - محمد زبانی بیگم - لطیف الزمانی بیگم - بصیر الزمانی بیگم - مسیح الزمانی بیگم - اولاد حمیدہ النساء بیگم از صلب صاحبزادہ عبدالجلیل خان صاحب

(۱) صاحبزادہ عبداللطیف خاں - ۲ - صاحبزادہ عبدالرؤف خاں - ۳ - صاحبزادہ عبدالستار خاں - ۴ - عزیز النساء بیگم - ۵ - سمیع النساء بیگم - ۶ - نصیر النساء بیگم - ۷ - ذکی النساء بیگم - ۸ - حبیب النساء بیگم - ۹ - فرید النساء بیگم -

اولاد جناب صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب بہادر ولیعہد مرحوم از بطن جناب بیگم - دختر جناب صاحبزادہ عبدالوہاب خان صاحب بہادر - جنکا سلسلہ نسب یہ ہے -  
نواب امیر لدولہ بہادر - نواب وزیر لدولہ بہادر - نواب محمد علی خان صاحب - صاحبزادہ عبدالوہاب خان صاحب بہادر (صاحبزادہ عبدالوہاب خان صاحب بہادر کا عقد اول قمر الزمانی بیگم سے ہوا)

(۱) صاحبزادہ نصیر الدین خاں - صاحبزادہ عبدالحبیب خاں - عزیز النساء بیگم - انیس النساء بیگم از بطن بیگم غیر خاندانی قوم پٹھانی بہر مزی بیگم (رشید النساء بیگم -  
صاحبزادہ نصیر الدین خاں کی اولاد از بطن مظفر جہاں بیگم دختر صاحبزادہ عبدالحمید  
خان صاحب بہادر (خلعت جناب صاحبزادہ عبدالقواب خان صاحب بہادر)  
(۱) کنیز محمدی عرف نصیر النساء بیگم ۲ از بطن لائق الزمانی بیگم دختر صاحبزادہ زین العابدین خان صاحب  
(۲) نعیم النساء بیگم -

صاحبزادہ عبدالحبیب خاں کی اولاد از بطن جمیل النساء بیگم بنت محمد علی خان صاحب  
صاحبزادہ راشد علی خاں - غفرہ بیگم - ارشاد النساء بیگم -  
عزیز النساء بیگم کی اولاد از صاحب صالح محمد خان صاحب مرحوم جاگیر دار طالب پورہ -

امیر محمد خاں و وزیر محمد خاں

انیس النساء بیگم کی اولاد از صلب احمد خاں صاحب خلع شیر عالم خان صاحب مرحوم  
سلطان محمد خاں - فضل الزراق خاں

اولاد رشید النساء بیگم از صلب صاحبزادہ محمد علی خان صاحب - صاحبزادہ محمود علی خاں  
سعید النساء بیگم - ملکہ بیگم -

(۷) جناب رشید النساء بیگم صاحبہ (یوٹیا بیگم) کا عقد ہوا جناب صاحبزادہ عبدالشکور خاں  
صاحب بہادر سے جن کا سلسلہ بنیابت حسب ذیل ہے -

امیرالدولہ بہادر - وزیرالدولہ بہادر - محمد علی خان صاحب بہادر - جناب صاحبزادہ محمد  
صدیق خان صاحب بہادر (عقد ہوا پر از الزمان بیگم صاحبہ سے جو نواب حافظ محمد  
خان صاحب والی ریلکین ٹکی پوتی تھیں) جناب صاحبزادہ عبدالشکور خان صاحب بہادر

## اولاد یوٹیا بیگم

فردوس النساء بیگم - انوار النساء بیگم -

فردوس النساء بیگم کی شادی جو ناگڑہ سید محمد صاحب سے ہوئی سنہ ۱۲۹۰ لاولد ہیں -

انوار النساء بیگم کی اولاد از صلب صاحبزادہ معین الدین خاں صاحب (دیکھو صفحہ  
نوٹ: انوار النساء بیگم کا دوسرا عقد جناب صاحبزادہ مصطفیٰ علی خان صاحب ہوا  
جو نواب حافظ رحمت خان صاحب والی ریلکین ٹکی پانچویں کشت میں ہیں -



جن سے ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔

نواب صاحب کے آٹھ محل ہوئے اور اندازاً ۲۸ حرم۔

۱۔ جناب ملکہ عالیہ نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ (پاٹ رانی)  
محلات ۲۱ سے لگ کر ۳۱۔

۲۔ جنابہ نواب بدرجیاں بیگم صاحبہ۔

۳۔ جنابہ نواب خاتون زمانی بیگم صاحبہ۔ (اولاد) ۴۔ جنابہ ہاجرہ بیگم صاحبہ۔

۵۔ جنابہ نواب خلیل زمانی بیگم صاحبہ (اولاد) ۶۔ جنابہ رفیع زمانی بیگم صاحبہ  
(بعد عقد صدرۃ النساء بیگم ایک لڑکی ہوئیں) ۷۔ جنابہ جمیل زمانی بیگم صاحبہ (والدہ نوابہ صاحبہ)

۸۔ جنابہ نواب امین زمانی بیگم صاحبہ (ان سے ایک صاحبزادی عقیقۃ النساء بیگم ہوئیں)  
ہمیں ان تمام محلات کے مفصل حالات انکی اولادوں۔ اور ان کے حسب نسب

پر اس مختصر سے رسالہ میں روشنی ڈالنی منظور نہیں ہے پھر کسی موقع پر دیکھا جائیگا۔ ہم  
نے صرف مخصوص بیگمات کا تذکرہ اس رسالہ میں کیا ہے منجملہ ان کے ہاجرہ بیگم صاحبہ  
ایک پٹھانی شریف النسل اور نجیب الطرفین تھیں جن سے عندرجہ ذیل اولاد نواب  
ابراہیم علیخان صاحب بہادر کی پیدا ہوئی۔

جناب نواب فاروق علیخان صاحب بہادر۔ جناب صاحبزادہ عثمان علیخان صاحب بہادر  
ابصار النساء بیگم۔ صابر النساء بیگم۔ فاروق النساء بیگم۔ افضل النساء بیگم۔

خیر

## ریاست کا انتقال

نواب ابراہیم علی خاں صاحب بہادر کے روبروان کے انتقال سے چند سال قبل جناب صاحبزادہ عبدالحفیظ خان صاحب بہادر کا انتقال ہو گیا۔ اسوجہ سے صاحبزادہ معین الدین خاں کے عوض ان کے حقیقی بھائی حسب شریعت مصطفویہ اپنے باپ کے ورثہ کے مالک ہوئے۔ اور نواب سادات علی خاں صاحب بہادر تخت نشین ہو گئے۔ ان کے بھی چونکہ نرینہ اولاد نہ تھی۔ اسوجہ سے ان کے برادر خور و جناب صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب بہادر ان کے بعد نواب ہوئے۔ اور انھیں مبلغ ایک ہزار روپیہ ماہوار ملتا رہا۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کا انتقال بھی نواب صاحب بہادر کے روبرو ہی ہو گیا اور اسوجہ سے صاحبزادہ نصیر الدین خان صاحب ولیتہ نہ ہو سکے اگر صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب درجہ ولیتہ سے نکل کر نوابی حاصل کر لیتے تو صاحبزادہ نصیر الدین خان صاحب ہی ریاست کے جائز حقدار تھے۔

نواب سادات علی خاں صاحب بہادر کے انتقال کے بعد چونکہ چچا صاحبزادہ فاروق علی خاں صاحب بہادر موجود تھے اس وجہ سے صاحبزادہ نصیر الدین خاں مقام میں نہیں آئے اور ریاست نواب فاروق علی خاں صاحب بہادر کی طرف منتقل ہو گئی۔ نواب فاروق علی خاں صاحب بہادر کے اچانک انتقال پر ریاست ایک نازک دور سے گزر رہی تھی۔ ہندوستان آزاد ہو چکا تھا۔ اور ریاستیں

مطلق العنان تھیں۔ جاوہرہ میں جو تنازعہ ہو کر ریاست میں تباہی نازل ہوئی وہ پیش نظر تھی۔ نواب فاروق علیخان صاحب بہادر مرحوم کے زمانہ حیات سے نواب ابراہیم علیخان صاحب بہادر کی اولادوں میں حصول ریاست کا تنازعہ تھا خاندان اور رعایا نے نواب اسماعیل علیخان صاحب بہادر کو جو بحیثیت جانشین اولاد حقدار تھے۔ اسی رات قبل دفن مرحوم گدی نشین کر دیا اور نہایت وفادار خلوص اور اطاعت شعاری کے ساتھ تمام خاندان اور صاحبزادہ نصیر الدین خاں نے نذر پیش کر دی۔ کچھ روز بعد صاحبزادہ معین الدین خان صاحب نے حق وراثت کا دعویٰ گورنمنٹ ہند میں پیش کر دیا۔ لیکن وہ تنہا تھے۔ خاندان نے انکا ساتھ نہیں دیا۔ ابراہیم علیخان صاحب و احمر النساء بیگم و بوٹا بیگم تینوں نے سمجھا کر معین خان صاحب کے بارے میں دعویٰ دلایا۔ عزت کے جانیکے قابل ہے۔

صاحبزادہ معین الدین خان صاحب کی سیرچی ہے کہ انھیں جو معاوضہ گرانقدر دست برداری دیا جاتا تھا۔ نامنتور کر دیا۔ اور بلا معاوضہ بارے میں دعویٰ دیا۔

صاحبزادہ نصیر الدین خان صاحب نے بھی چچا کے مقابلہ میں اس موقع پر تنازعہ پیدا کرنا نہیں چاہا۔ اندیشہ تھا کہ اس تنازعہ میں ٹوٹک کا حشر بھی جاوہرہ جیسا ہو۔

صاحبزادہ نصیر الدین خاں کا یہ اشارہ اور انکی دورانہدشی قابل ستائش و داد ہے۔ خاندان کیوں صاحبزادہ معین الدین خان صاحب کے شریک نہیں ہوا۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ ولیعهد نواب ابراہیم علیخان صاحب صاحبزادہ تھے۔ اور

نواب سعادت علی خان صاحب کو لیچند صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب کے صاحبزادہ صاحبزادہ نصیر الدین خان صاحب تھے جن کی حقیقت قریبہ تھی۔ ایسے سمجھدار طبقہ ان کے دعوے کو بحق و راست یہ مقابلہ نواب صاحب حال درست نہیں سمجھتا تھا۔

## ”پانچویں عورت ناجائز“

اہل سنت والجماعت کے بیانیہ ایک مرد چار بیویوں سے زیادہ ایسے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔ نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر کے محالات منکوحہ بیگمات کے ہمیشہ چار رہے۔ ابتدا میں جو محالات رہے وہ یہ تھے۔

بدایاں بیگم۔ خاتون بیگم۔ ملکہ عالیہ نواب فردوس زمانی بیگم، وراجہ بیگم۔ جب خلیل الزمانی بیگم سے عقد کیا تو راجہ بیگم صاحبہ کو طلاق دی اور راجہ بیگم صاحبہ سے عقد کیا تو خاتون بیگم کو طلاق دیدی۔ اخیر عمر میں نواب صاحب ابراہیم علی خان صاحب بہادر کے یہ محالات موجود رہے۔

جنابہ ملکہ عالیہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ۔ جنابہ خلیل الزمانی بیگم صاحبہ۔ جنابہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ زوالدہ ماجدہ نواب صاحب حال، اور جنابہ امین الزمانی بیگم صاحبہ۔ (یہ قوم کی چھانی ہیں) ان چاروں بیگمات سے کسی کو بھی طلاق دینا ثابت نہیں۔ اس وجہ سے پانچواں عقد حسب شرح محمدی جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

بعض نااہل و ناواقف حقیقت لوگوں نے صاحبزادہ معصوم علی خان صاحب کو ولیعهدی

امید بند لادی ہے رہم خیر خواہانہ طور پر صاحب مزاج زادہ صاحب موصوف سے عرض کرینگے کہ وہ اس چکر میں نہ پڑیں۔ نواب ابراہیم علیٰ نصاب کی کسی بیگم صاحبہ کی طلاق کا بار ثبوت ان پر عائد نہ ہوگا اور وہ اس ثبوت پیش کرتے ہیں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ نواب صاحب ایک تنہائی خود غرض اور خود مختار شخصیت تھی۔ دو بیگمات کو بلا لحاظ بذمائی محض اپنے نفس کی خاطر علانیہ طلاقیں دیں کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان چار بیگمات موصوفہ صدر سے اگر کسی کو طلاق دیکر یا پخواں نکاح کرتے تو پھر پوشیدہ رہ سکتا۔

نواب ابراہیم علیٰ نصاب کا یہ لکھنا کہ میری فلاں اولاد جانتے ہے۔ اور فلاں ناجائز احکام شرعی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ چار عورتوں میں سے جبکہ طلاق دیا جانا کسی عورت کیلئے ثابت نہیں کیا جاسکتا تو زید یا یہ لکھنا کہ انکی پانچویں بیوی سے اولاد جانتے ہے کیونکہ قابل تسلیم اور با وقعت ہو سکتا ہے۔

اگر نواب صاحب حال کے (خدا بخواتم) کوئی اولاد نہ ہوتی تو میرے خیال میں بحیثیت اصول و نجابت تسلی و حق وراثت پدری یہ زیادہ سے زیادہ پھر صاحب زادہ نصیہ الدین خان صاحب کی طرف منتقل ہونی چاہیے۔

سچی بات ہمیشہ تلخ دماغوار ہوتی ہے کیونکہ وہ خواہش نفسانی اور غرض کے خلاف ہوتی ہے۔ مجھ پر آدمی کا یہ فرض ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے کہنے والے کی بات کو سننے اور اس پر غور کرے۔ لہذا صاحب زادہ معصوم علیٰ نصاب کو بھی آسپٹ ٹھنڈے دل سے غور کر کے ان خوشامد اور ناہموں کی خوش کن اور افسانہ آفاتوں اور مشوروں کو اپنے حق میں سم قائل سمجھنا چاہیے۔

یہ بھی صاحبزادہ موصوف پر واضح رہے کہ اب انگریزی حکومت نہیں ہے۔ جہاں روپیہ خرچ کر کے جائزہ ناجائز جائز ہو جایا کرتا تھا اب ہندوستان کی آزاد اور منصفیت حکومت ہے جو راہ انصاف سے کسی قیمت پر بھی نہیں ڈگمگا سکتی۔ آج کسی کا جائز حق کسی قیمت پر بھی نہیں خریداجا سکتا۔

موجودہ دور کی نزاکت کا احساس بھی صاحبزادہ صاحب کو چاہیے۔ اسی احساس کا صلہ صاحبزادہ معین الدین خان صاحب کو یازدعوئے دینے پر مجبور کیا۔ اور صاحبزادہ نصیر الدین خان صاحب کو بالکل سکوت و خموشی پر۔ ہوگا تو حقدار ہی کامیاب۔ لیکن اس مسئلہ کو اگر تنازعہ بنا دیا گیا تو بہت سی ایسی باتیں روشنی میں آجائیں گی جو ابتداء زمانہ سے زبان پر نہیں آتی ہیں۔ اور بلاوجہ انہیں مصافحہ کا بار برداشت کرتے ہوئے ناکامیابی کا صدمہ علیحدہ اٹھانا پڑیگا۔ ساتھ ہی یہ نمود آسلائی اگرچہ انخواستہ معروض خط میں ملتی تو اسکی ذمہ داری کس پر ہوگی؟ اور اس نمود ظاہری حیات آسا کی فنا (خدا انخواستہ) ابھی ابدی لعنت کا طوف ہوگا جو گردن سے نکل سکیگا۔ برسرِ ولایت بلاغ باشد و بس۔

دل کے اطمینان کھودینے کا خواہش نام ہے  
ہر طرح تکلیف ہے جو کوشش آرام ہے۔ (واثق)

نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر کی اولاد جائز ناجائز کے اظہار کے ساتھ ہی ناخون پر یہ بھی واضح ہو گیا کہ ملکہ عالیہ نواب فردوس زبانی بیگم صاحبہ کی نثر کیوں کی شادی نجیب الطریفین اہل خاندان میں ہوئیں اور اسی طرح ان کے صاحبزادوں کی شادیاں

بھی ایسے ہی غما خواتین خاندان میں رہیں۔

اسی وجہ سے ان شاخوں کا سلسلہ نسب اور انکی بنیادیت ظاہر کر دی گئی۔ یہ التزام  
دوسری بیگمات کی اولاد میں نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ اجروہ سلیم صاحبہ کی لڑکیاں ولنگوں  
کی اولاد میں بلا امتیاز بنیادیت بیاہ دی گئیں۔ نواب فاروق علی خان صاحب بہادر کی دو  
لڑکیاں بھی ناجہ النساء سلیم اور مسعودہ سلیم کی غمادیاں شیا خواتین نجیب میں نہیں رہیں۔  
ساجہ النساء سلیم کی شادی صاحبزادہ محمد نصیر خان خلع صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب بہادر مرحوم  
سے ہوئی۔ انکا سلسلہ نسب نجیب خاں بریلوی و نواب امیرالدولہ بہادر۔

نواب وزیرالدولہ بہادر صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب بہادر صاحبزادہ محمد خلع خان صاحب بہادر  
صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب بہادر صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب (دوم)  
نواب وزیرالدولہ کی شادی بعض پولیسکل مصلحتوں سے نواب امیرالدولہ بہادر نے  
بہاراجہ گوالیار کی صاحبزادی سلطان جہیں سلیم سے کر دی تھی۔ بہاراجہ گوالیار کی یہ لڑکی اکا  
مسلم طوائف کے بطن سے تھی جس نے یہ شرط کر لی تھی کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو ورہٹہ مذہب پر  
رکھا جائے گا۔ اور اگر لڑکی ہوگی تو اسلام پر۔ چنانچہ سلطان جہاں سلیم اسلام پر پروردہ  
پائیں۔ اور نواب وزیرالدولہ سے بیاہی گئیں۔ بہاراجہ کا خیال یہ تھا کہ اگر نواب  
وزیرالدولہ بہادر مسیوئے سلام کو حاضر ہوئے تو سونچ کا متصلہ و مقبولہ گوالیار علاقہ لڑکی اکا  
جہن میں دیکر چند دھونک میں شامل کر دیا جائیگا۔ اسی عہد وہاں۔ و تحریک و تحریران  
بہاراجہ پر نواب امیرالدولہ بہادر اس لڑکی کو بنیادیت پر بنیا رہے ہوئے تھے۔ نواب وزیرالدولہ

بہادر بہ استماع حکم والا نیز گوار بادل نا خواستہ بیابنے کو تہ چلے گئے لیکن نہ سہا  
کے سلام کو گئے نہ شہر کے۔ دوسرے ہی روز بیوی کو لیکر روانہ ہو گئے۔ اور اسی  
وقت سے تہا راجہ کو الیاد نے وہ علاقہ جو دینا چاہا تھا نہیں دیا۔ ان کے بطن سے  
صاحبزادہ محمد نصیر خاں پیدا ہوئے۔ وزیر الدولہ بہادر اپنی زندگی میں بارہا اس  
شادی کے متعلق فرماتے رہے۔ وہ حکم والا جنت آرام گاہ سے مجبور ہو کر اپنی اولاد  
پر ذرا لگایا۔

صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب نے صبح دولت نائی ایک کینرک سے مذاق مذاق میں  
تعلق پیدا کیا جس سے صاحبزادہ محمد خاں پیدا ہوئے۔ چونکہ صبح دولت سے عقد نہیں  
ہوا تھا اسوجہ سے محمد خان صاحب کا نام شجرہ کے سردخانہ میں ہے۔  
پہلے میں شاید یہ کہہ بھی چکا ہوں کہ نواب محمد علی خان صاحب بہادر کی تمام عورتیں  
شریعت النسل نجیب الطرفین خاندان سے تھیں۔ اور سب منکوحہ بیگمات تھیں۔  
نواب محمد علی خان صاحب بہادر کی اولاد کا زیادہ حصہ شیوخا بہت کا محافظ ہے جس طرح  
نواب عبدالکریم خان صاحب بہادر کا سلسلہ نسب ابھی تک پست اقوام کی  
میراث سے محفوظ ہے۔ صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر حلف جناب صاحبزادہ عبدالکریم  
خان صاحب بہادر نے ایک پست قوم کہ فائدہ انداز کر لیا تھا لیکن انکی نسل منقطع ہو گئی  
جناب صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر کی نسل کا ایک حصہ جس میں صاحبزادہ  
شاہد خان صاحب بہادر ہیں۔ نجیب اور صحیح النسب۔ اسی طرح انکے برادر کلاں



صاحبزادہ شفیع اللہ خان صاحب کا سلسلہ نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے پوتوں اور پوتوں  
تک میں فی الحال نجابت اسلامی موجود ہے۔ آئندہ جو حال بھی ہو۔

نواب امیر الدولہ کے سلسلہ نسب میں ولایتی میاں مرحوم اور صاحبزادہ عبدالحمید  
خان صاحب مرحوم سابق اسمسٹنٹ ہوم کی نسل میں نجابت موجود ہے جن کا سلسلہ  
نسب صاحبزادہ حامد سعید خان صاحب و صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب و عبدالرشید  
خان صاحب تک پہنچتا ہے۔

بیان کردہ نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے پوتوں اور پوتوں تک میں عموماً نجابت  
محمود ہے۔

نواب محمد علی خان صاحب بہادر کی اولاد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ارباب نواب نور الشید زما نی بیگم صاحبہ

۱۔ جناب نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر۔۔ (نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر کی جائز  
ونجیب اولاد بیان کی جا چکی)

۲۔ جناب صاحبزادہ محمد سحیح خان صاحب بہادر۔ ۳۔ جناب صاحبزادہ عبدالوہاب خان صاحب بہادر

۴۔ جناب صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب بہادر۔ ۵۔ جنابہ رقیہ بیگم صاحبہ۔

۶۔ جنابہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ۔ ۷۔ جنابہ کافہ بیگم صاحبہ۔

۸۔ ارباب مشرف بیگم صاحبہ

۸۔ جنابہ رخش جیاں بیگم صاحبہ۔

از بطن محمد زماںی بیگم۔

۹۔ جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر۔

۱۰۔ جناب صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب بہادر۔

از بطن جیاں آرا بیگم صاحبہ۔

۱۱۔ جناب صاحبزادہ صفی اللہ خان صاحب بہادر۔

۱۲۔ جناب صاحبزادہ عبدالصمد خان صاحب بہادر۔۔ اہمۃ الرحمن بیگم۔ مرحومہ الخانہ

اول۔ فروز بیگ بہادر۔

۱۳۔ اولاد جناب صاحبزادہ محمد سخی خان صاحب بہادر از بطن قباں زماںی بیگم صاحبہ

(۱) جناب صاحبزادہ محمد الیاس خاں صاحب بہادر

۲۔ جناب صاحبزادہ سردار محمد خان صاحب بہادر۔ (۳) جنابہ غفرہ بیگم صاحبہ۔

(۴) جنابہ اکرام النساء بیگم صاحبہ۔ (۵) جلیل الزماںی بیگم صاحبہ۔

اولاد جناب صاحبزادہ عبداللہ خان صاحب بہادر از بطن قباں زماںی بیگم صاحبہ

جناب صاحبزادہ عبدالوہید خان صاحب بہادر۔

جناب صاحبزادہ عبدالقواب خان صاحب بہادر۔۔ اکرام النساء بیگم۔

حسن بانو بیگم۔ عصمت النساء بیگم۔ زبیرہ بیگم۔

اولاد جناب صاحبزادہ عبدالرحیم خان صاحب بہادر از بطن گیتی آرا بیگم صاحبہ

جناب صاحبزاده عبدالسمیع خان صاحب بہادر مرحوم۔

جناب صاحبزاده عبدالمنعم خان صاحب بہادر۔

روشن آرا بیگم۔ سرریا آرا بیگم۔ عالم آرا بیگم۔

اولاد جناب صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب بہادر ازلطن حجاب بیگم صاحبہ مرحومہ

جناب صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب بہادر مرحوم۔

اولاد جناب سر قید بیگم صاحبہ از صلب جناب صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان صاحب بہادر <sup>حب</sup>

جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب بہادر

جنابہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ لاولدہیں شہزادہ شریا جاہ مرحوم کو دہلی بیابہی گئیں۔

اولاد جنابہ کافیر بیگم صاحبہ مرحوم از صلب صاحبزادہ امین الدین خان صاحب <sup>حب</sup> مرحوم

۱۔ جناب صاحبزادہ نصیر الدین خان صاحب بہادر۔

۲۔ جناب صاحبزادہ خضر الدین خان صاحب مرحوم۔ ۳۔ شمس النساء بیگم مرحومہ۔

۴۔ فخر النساء بیگم مرحومہ۔ ۵۔ نامعلوم۔ ۶۔ نامعلوم۔

اولاد جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر از لطن بدلت زمانہ بیگم صاحبہ <sup>حب</sup> مرحومہ

جناب صاحبزادہ عبدالشکور خان صاحب بہادر۔ جناب صاحبزادہ عطاء اللہ خان صاحب بہادر <sup>حب</sup>

جناب صاحبزادہ عبدالمنعم خان صاحب بہادر۔ کلثوم بیگم۔ اسمیہ بیگم۔

اولاد جناب صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب بہادر کئی اولاد از لطن عافیہ بیگم صاحبہ

جناب صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب بہادر۔

از بطن خودید بگیم صاحبہ

جناب صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب بہادر رفیق جنگ

جناب صاحبزادہ محمد خلیق خان صاحب بہادر - رفیق النساء بگیم

اولاد جناب صاحبزادہ صفی اللہ خان صاحب بہادر از بطن حبیب بگیم صاحبہ

۱۔ جناب صاحبزادہ سمیع اللہ خان صاحب بہادر -

۲۔ زبدۃ النساء بگیم (عرف امیر بگیم)

اولاد جناب صاحبزادہ عبدالصمد خان صاحب از بطن سردار بگیم صاحبہ - رخا صاحب

تنو خان صاحب کی صاحبزادی) - ۱۔ جناب صاحبزادہ سلطان محمد خان صاحب بہادر

۲۔ جناب صاحبزادہ خلیل اللہ خان صاحب بہادر - ۳۔ شبنم بی بی -

بیان کردہ نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے پوتوں اور پوتیوں تک میں عموماً  
بجاست محفوظ ہے۔

حسب خواہش اجاب چہاٹنگ میری نگاہ اور یاد نے کام کیا مختصر طریقہ پر شاخہائے

نجیب خاندان امیر کوہس مختصر سے رسالہ میں ظاہر کر دیا ہے۔ اگر میری نگاہ سے

کوئی شاخ رہ گئی ہو تو میں قابل معافی ہوں۔ کیونکہ میں نہ قصداً نظر انداز کی اور نہ میں نے

اسکی ترتیب میں کسی سے مدد لی۔ نہ مشورہ کیا۔ جو صاحب مجھے اسکے متعلق اطلاع دینگے۔

میں دوسرے ایڈیشن میں اسے بالضرورت شائع کر دوں گا۔ فقط

حیدر اندیش خاندان امیر -

دانش گوشتی - ۲۵ ستمبر ۱۹۲۹ء